حیاتِ سیدنا یزید رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف

ابوالحسین محمد عظیم الدین صدیقی

فاضلِ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

محترم السید الاستاذ، المکرم محمد عظیم الدین صدیقی صاحب

سلام مسنون

خط ملا — آج ہی شیخ القرآن سے بات کی، کتاب "حیات سیدنا یزیدؒ" ان کو ابھی تک نہیں ملی۔ تبصرہ اور رائے کی درخواست بھی کی، انھوں نے قبول فرمالیا۔

ویسے وہ بھی حضرت امیر یزیدؒ کے بارے میں وہی عقیدہ رکھتے ہیں جو ہمارا ہے لیکن وہ بھی میری ہی طرح برملا اظہار بوجوہ نہیں کرتے۔ یہ مجبوری نامعلوم ہماری کب تک چلے گی؟ کوئی آنے والا نہیں ہے، ورنہ دستی کتب مزید منگواتا۔

والسلام

محمد عبداللہ

خطیب مرکزی جامع مسجد، اسلام آباد

مئی
2010ء

ماہنامہ
بیداری
حیدرآباد

کرغیرستان میں عوامی انقلاب
پاکستان کے حکمران طبقات کے لئے لمحہ فکریہ

مغرب میں مسلمانوں کی
اسلامی زندگی کو لاحق خطرات

حکمرانوں کو برغلانے کے سلسلہ میں
ابلیس کا کردار
امام ابن جوزی کا تجزیہ

مفتی محمد سعید خان صاحب
شخصیت۔ تعارف

مدیر محمد موسیٰ بھٹو

الزام کی کوئی سزا انہیں ملنی چاہیے یا نہیں.

قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے اُن کی عبادت گاہ میں جانا اگر یہ کوئی جرم ہے تو اب بھی اس جرم کے لیے تیار ہوں. قادیانیوں کو ضرور اسلام کی دعوت دیں گے اور مرزا غلام احمد قادیانی کا کفر ثابت کر کے ختم نبوت کا کام کریں گے. ان شاء اللہ

صرف اور صرف ایک شرعی ثبوت چاہیے کہ قادیانیوں سے مناظرے کے علاوہ بھی کوئی تعلق رہا ہو. عمر بھر کی مہلت ہے. اور اگر ایک بھی شرعی ثبوت نہ لا سکیں تو آپ ہی فرمائیے کہ پھر کیا کیا جائے؟ اور جھوٹ کہاں ہے.

3

آپ سے اسی مصلحت سے عرض کیا تھا کہ آپ واضح فرمادیں کہ صرف ان مخالفین کے الزامات کا جواب دینا ہے یا پھر صرف اپنے عقیدے کو واضح کرنا ہے. اس سوال کا جواب نہ ملنے کی وجہ سے اب اپنے عقیدے کی وضاحت کے ساتھ الزامات کا جواب بھی دیا جا رہا ہے. امید ہے کہ آپ صبر و سکون کے ساتھ ان حقائق کا مطالعہ فرمائیں گے.

مرزائیت کے الزام کی تاریخ اور حقیقت کا قصہ یوں ہے کہ مولانا محمد عبداللہ صاحب مرحوم خطیب لال مسجد اسلام آباد ہمیشہ یزید کی حمایت اور اہل بیت کی تنقیص کیا کرتے تھے. وہ کراچی اور لاہور سے ناصبیوں اور یزیدیوں کی کتاب منگوا کر تقسیم کیا کرتے تھے. یہ آنمرحوم پر الزام نہیں ہے بلکہ مولانا مرحوم کا یزیدی ہونا، خود انہی کے خطوط او تحریرات سے، حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی، اپنے ماہنامے ''حق چار یار'' میں حتمی دلائل کے ساتھ ثابت کر چکے ہیں.

اپنا کوئی تعلق اور واسطہ بحمدہٖ تعالیٰ نہ اس وقت ناصبیت سے تھا اور نہ آج ہے، قصہ یوں ہوا کہ ایک مرتبہ مولانا محمد عبداللہ صاحب کو اُن کے مؤقف کے ناحق ہونے کے دلائل پیش کیے تو وہ ناراض ہو گئے اور آنمرحوم و مغفور نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی دلدل میں پھنساؤں گا کہ قیامت تک یاد کرو گے. بس اِس کے بعد جہاں کہیں بھی ذکر ہوتا تو فرماتے ''میں یہ تو نہیں کہتا کہ یہ شخص قادیانی ہے البتہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ قادیانی ہے'' اور کبھی یہ کہتے کہ بھئی لوگ یہ کہتے ہیں کہ اُن کے تعلقات قادیانیوں کے ساتھ ہیں.